السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اورابن مندہ وغیرہ نے بھی نکالا ہے کہاں تک صحیح ہے حدیث یہ ہے ، ''ابوسعید مروزی، ابن ابی الدنیا طبرانی، مرقاۃ المفاتیح :(4 42)میں جو حدیث آئی ہے ،اوراسے احمد فرمایاکہ میت کو جواٹھاتا ہے ،کفن دیتا ہے اسے پہنچا تتا ہے ''صحیح ہے اوراس سے مراد ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ولا حولا ولا قوة الا باللہ۔

ہاں اس حدیث کوامام احمد نے مسند(3 3)میں نکالا ہے وہ کہتے ہیں حدیث سنائی ہمیں ابوعامر نے وہ کہتے ہیں حدیث سنائی ہمیں عبداللہ بن حسن الحارثی نے وہ کہتے ہیں حدیث سنائی ہمیں سعد بن عمر بن سلیم نے وہ کہتے ہیں تھے توانہوں میں نے سنا ہم میں سے کسی آدمی سے ، عبدالملک کہتے ہیں ۔ میں اس کا نام بھول گیا، لیکن اس کا نام معاویہ یا ابن معاویہ ہے وہ حدیث بیان کرتا تھا ابوسعید خدری سے پھر اس حدیث کو ذکر کیا، اور مجلس میں ابن عمر ابوسعید خدری کے پاس گئے اور کہا اے ابوسعید تم نے کس سے یہ سنا توانہوں ن کہا نبی ﷺ سے ۔ نے کہا تم نے کس سے سنا اس نے کہا ابوسعید خدری سے پھر ذکر کی حدیث ، توابن عمر

لیکن جیسا آپ دیکھ رہے ہیں حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں ایک آدمی مجہول ہے عبدالملک سے اس کا نام بھول گئے ہیں اور عبدالملک میں کوئی حرج نہیں جیسے کہ تقریب میں ہے ۔

اور الشیخ الالبانی نے ضعیف الجامعاع رقم :(1794)میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ضعیف ہے اور اس سے مردوں سے دعا کے جواز پر اور اسی طرح زندگی میں اور مرنے کے بعد غیب نلننے پر استدلال جائز نہیں جیسے کہ ہمارے علاقے کے مشرک اس قسم کی روایتیں ذکر کرتے ہیں کیونکہ یہ برزخی احوال ہیں جیسے کہ صحیح حدیث میں آتا ہے کہ مردے کو جب لوگ گودنووں پر اٹھائے ہوئے ہوتے ہیں تو وہ کہتا ہے ، ''آگے جاؤ آگے جاؤ اور اگر برا آدمی ہوتا کہتا ہے افسوس اسے کہا لے جارہے ہو؟ اوراس کی آواز کوانسانوں کے علاوہ سب سنتے ہیں اور اگر انسان سن بھی لے تو بے ہوش ہوجائے ، جیسے کہ مشکوٰۃ :(1 44)میں ہے تو یہ امور ایمان آخرت سے متعلق ہیں ۔ واللہ اعلم۔

پھر میں نے مجمع الزوائد :(3 21)میں دیکھا :او رکہا کہ ''روایت کیا اسے احمد نے اور طبرانی نے اوسط میں ،اس میں ایک راوی ہے مجھے اس کا ترجمہ نہیں ملا''۔اور ذکر کیا ہے علی المتقی نے کنز العمال : (15 687)برقم :(2751)۔

.صرف طبرانی سے توان روایات کا باب اعتقاد میں کوئی اعتبار نہیں جب کہ اس کی سندیں ضعیف ہیں ۔ واللہ اعلم

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص150

محدث فتویٰ